اسلام میں سنت رسولؐ کا مقام

جناب مولانا سید فدا حسین بخاری۔

ربیع الاول کے مبارک مہینہ کی سترہ تاریخ کو وہ وجود مبارک اس دنیا میں تشریف لایا جس کے متعلق اس کے پروردگار نے حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا: ''لولاک لما خلقت الافلاک''۔ اے میرے حبیب اگر تجھے خلق نہ کرتا تو افلاک کو پیدا نہ کرتا۔ یہ مہینہ باعث تخلیق کائنات ،فخر موجودات کی آمد کا مہینہ ہے۔

نور علی نور یہ کہ اسی نور ایک ٹکڑا یعنی صادق آل محمد، حضرت امام جعفر صادقؑ کی ولادت باسعادت بھی اسی ماہ اور اسی تاریخ کو ہے تو اس طرح صادقین کے نور سے یہ ماہ ، ماہ تاباں ہوگیا ہے۔ خداوند عالم ہمیں اس نور کی ضوء سے منور فرمائے۔

مقالہ کا عنوان ''اسلام میں سنت رسولؐ کا مقام اس لئے منتخب کیا گیا ہے تا کہ ان لوگوں کو جواب دیا جائے جو صرف قرآن کو دین کا ماخذ اور حجت سمجھتے ہیں، لیکن رسول پاکؐ کی ذات جو مہبط وحی ہے، اس کو کما حقہ اساس دین نہیں سمجھتے اور وہ مقام ومنزلت جو اسلام نے رسول پاکؐ کی سنت کو عطا کرتی ہے، اس کے پوری طرح قائل نہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے قرآن کافی ہے۔ رسول پاکؐ کے قول، فعل اور تقریر جو کہ مجموعاً ''سنت'' کہلاتی ہے، کو اہمیت نہیں دیتے ، بلکہ یہ کہتے ہیں کہ رسولؐ کا کام وحی الٰہی کو دوسروں تک پہنچا دینا ہے۔ یعنی وہ محض نامہ رساں (postman) تھے، نعوذ باللہ۔ انہوں نے وحی پہنچا دی اور ان کا کام ختم ہوگیا ہے۔ اب ہمارے لئے قرآن قانون اسلامی کا منبع ہے۔ جہاں کہیں ''اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول'' کی بات ہے اس سے مراد رسولؐ کی اطاعت صرف آپ کی حیات تک محدود تھی ایسا نہیں کہ رسول کریمؐ کی پیروی بعد از رحلت بھی اس طرح ہو جیسے ان کی زندگی میں تھی۔

یہ لوگ رسول پاکؐ کی عظمت کے اس طرح قائل نہیں ہیں جس طرح سے قرآن نے آپؐ کی عظمت بیان کی ہے۔ حالانکہ رسول پاک وہ ہستی ہیں کہ جن کی ذات پر سب سے زیادہ اعتماد کرنا پڑے گا اور ان کی رسالت پر ایمان لانے سے بھی پہلے ان کو صادق القول ماننا پڑے گا۔ چونکہ انہی کی زبان اقدس کی تصدیق سے قرآن ، قرآن بنتا ہے اور حدیث قدسی ، حدیث قدسی بنتی ہے، نیز ان کی گفتگو حدیث قرار پاتی ہے۔ خود قرآن کریم کی گواہی کے مطابق رسول اکرمؐ اپنی خواہش سے بولتے ہی نہیں، مگر وہی کہتے ہیں جو وحی کہتی ہے: ''وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ''۔ (سورہ نجم آیت ۳۔۴)

> رسول پاکؐ کا قول، فعل اور تقریر (کسی عمل کو دیکھنے کے بعد، اس پر چپ کر جانا) مجموعاً ''سنت'' کہلاتی ہے۔

اس مختصر مقالہ میں قرآن مجید کی چند آیات پیش کی گئی ہیں جن میں رسول پاکؐ کی سنت کی اہمیت بیان ہوئی ہے، چونکہ رسول پاکؐ تمام انسانوں کی ہدایت کے لئے آئے ہیں اور آخری نبی ہیں، لہذا ان کی سیرت وسنت قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے حجت اور رہنما ہے۔ سورہ اعراف آیت ۱۵۸ میں ارشاد ہوا ہے: ''قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً'' کہہ دیجئے اے لوگو! میں اللہ کی طرف سے تم سب کی طرف رسول (پیغمبر) ہوں۔ رسول کریمؐ سے حدیث مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''انا سید ولد آدم ولا فخر وانا خاتم النبیین'' میں اولاد آدم کا سید وسردار ہوں، لیکن میں فخر نہیں کرتا اور میں خاتم النبیین ہوں۔ پرہیزگاروں کا امام ہوں اور جو رب ہے تمام جہانوں کا، میں اس کا رسول ہوں اور پھر قرآن مجید کی آیت بھی کہہ رہی ہے: ''وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین'' ہم نے تجھے عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ تو پس ثابت ہوا کہ ان کی نبوت تمام انسانوں کے لئے قیامت تک حجت ہے۔

پہلے ہم لفظ سنت کی وضاحت کرتے ہیں کہ اس سے کیا مراد ہے۔ ایک دفعہ لفظ سنت فرض کے مقابلے میں بولا جاتا ہے تو اس وقت اس کے معنی مستحب کے ہوتے ہیں۔ یعنی آپکو اختیار ہے خواہ وہ کام انجام دیں یا نہ دیں البتہ انجام دیں گے تو ثواب ہوگا۔ ایک دفعہ لفظ سنت قرآن کے ہمراہ بولا جاتا ہے مثلاً کہا جاتا ہے کہ فلاں چیز کا حکم قرآن وسنت میں نہیں ہے تو یہاں ہر لفظ سنت اسلام کے قوانین کے مأخذ اہر منابع کے طور پر استعمال ہوا ہے یعنی جس طرح قرآن اسلامی احکام کا مأخذ ومحور ہے اسی طرح سنت بھی قرآن کے ساتھ ساتھ اسلامی قوانین کی ماخذ

ہے۔ تو ہماری مراد یہی دوسرا معنی ہے جس کے متعلق مقالہ تحریر کیا جارہا ہے۔

تو آیئے دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے رسول پاکؐ کے متعلق کیا کیا ارشاد فرمایا اور ان کے کیا کیا فرائض بتائے ہیں۔ سورہ آل عمران آیت ۱۶۴میں ارشاد الہی ہے: ''لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم و یعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین'' یقیناً خدا نے صاحبان ایمان پر احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے جو ان آیات الٰہیہ کی تلاوت کرتا ہے انہیں پاکیزہ بناتا ہے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے، اگرچہ یہ لوگ پہلے کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔

رسول پاکؐ کی رسالت کا فریضہ صرف آیات الٰہی کو پڑھنے سے ختم نہیں ہوجاتا، بلکہ ان آیات کی تشریح وتوضیح کرنا بھی آپؐ کا فرض ہے۔ اس کے علاوہ اپنے پیروکاروں کا تزکیہ نفس کرنا بھی فرائض منصبی میں شامل ہے جس کی بجاآوری میں وحی الٰہی اور نور نبوت (وحی غیر متلو) دونوں سے اکتساب ضروری ہے۔ رسول اللہ کا فریضہ محض پیغام پہنچانا ہی نہیں، بلکہ وہ صحیح معنوں میں معلم اور ہادی اور امام ہیں جو اپنے پیروکاروں کی فلاح و بہبود اور ان کے تکامل اور ان کو ایصال الی المطلوب پر مامور من اللہ ہیں۔

چنانچہ سورہ اعراف کی آیت ۱۵۷ میں ارشاد قدرت ہے: ''یامرھم بالمعروف وینھٰھم عن المنکر ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث'' وہ پیغمبر نیکیوں کا حکم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال قرار دیتا ہے اور خبیث چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے اور ان پر سے احکام کے سنگین بوجھ اور قید و بند کو اٹھا دیتا ہے۔

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ رسول کریمؐ جن چیزوں کو حلال قرار دیں، وہ حلال ٹھہریں اور جس کو حرام قرار دے وہ حرام ٹھہریں۔ بس ایسا نہیں کہ صرف قرآن پڑھ کر سنادیں، بلکہ امرونہی کرتے ہیں، چیزوں کو حلال وحرام قرار دیتے ہیں۔

اس حقیقت کو سورہ نحل کی آیت ۶۴ میں یوں فرمایا: ''وما انزلنا علیک الکتاب الالتبین لھم الذی اختلفوا فیہ وھدیً ورحمۃ لقوم یومنون''۔ اور ہم نے آپ پر کتاب صرف اس لئے نازل کی ہے کہ آپ ان مسائل کی وضاحت کردیں جن میں یہ اختلاف کئے ہوئے ہیں اور یہ کتاب صاحبان ایمان کے لئے مجسمہ ہدایت اور رحمت ہے۔

اس آیت میں یہ بتایا جارہا ہے کہ رسول پاکؐ نے ان اختلافی امور میں وضاحت اور فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ سورہ حشر کی آیت ۷ میں نہایت واضح انداز میں فرمایا گیا ہے کہ رسولؐ کی سنت کی کیا حیثیت ہے۔ ارشاد ہوتا ہے: ''وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب''۔ اور رسول جو تمہیں دے اس کو لے لو اور جس سے تمہیں منع کردے اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ کا عذاب شدید ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالی کا حکم آیا ہے کہ رسول جس چیز کو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس چیز سے روک دیں، اس سے رک جاؤ۔ پیغمبر اسلامؐ کو اختیار ہے اور تمہیں ہر حال میں رسولؐ کی اطاعت کرنی ہے اور اس بات کو معمولی نہ سمجھنا۔ اللہ سے ڈرتے رہو، اس کا عذاب شدید ہے۔ آیت میں رسولؐ کی نافرمانی سے ڈرایا گیا اور اللہ کی طرف سے نافرمانوں کو عذاب کی وعید دی گئی ہے۔

رسول پاکؐ کے فیصلے کے بعد اختیار کا سلب ہوجانا

سورہ احزاب کی آیت ۳۶ میں ارشاد ہوا ہے: ''وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالاً مبیناً''۔ اور کسی مومن یا مومنہ کے لئے یہ درست نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی امر کا حکم دے دیں تو پھر ان کو اپنے (اس) امر میں کوئی اختیار باقی رہ جائے اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا، وہ صریح گمراہی میں جا پڑا۔

ان آیات میں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ کتاب اللہ میں جو کچھ درج ہے اس کے علاوہ بھی جو رسول کسی معاملہ میں فیصلہ کردیں وہ بھی اسی طرح واجب الاطاعت اور نافذ العمل ہے جیسا کہ وحی الٰہی کا کوئی فیصلہ جو قرآن حکیم میں مذکور ہے۔ ان دونوں (وحی اور سنت) میں کوئی تفریق نہیں کی گئی اور ہم دیکھتے ہیں کہ جگہ جگہ اللہ تعالی نے اپنے ساتھ اپنے رسول کی اطاعت، فرمانبرداری اور ان کے فیصلوں کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس خصوصی مقام کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کی ذات گرامی کو نمونہ عمل قرار دیا اور ان کی اطاعت کو اللہ تعالی کی اطاعت قرار دیا۔

سورہ نساء آیت ۸۰ میں ارشاد خداوندی ہے: ''من یطع الرسول فقد اطاع اللہ''۔ جس نے رسول کی بھی اطاعت کرلی، بلکہ رسول کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت کہا گیا ہے۔ رسول پاکؐ کی پوری زندگی تمام مسلمانوں کے لئے ہمیشہ کے لئے نمونہ عمل اور حجت ہے۔ سورہ احزاب کی آیت ۲۱ میں ارشاد فرمایا: ''لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر''۔ تمہارے لئے اللہ کے رسول (کی زندگی، سیرت وسنت) میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو۔ یہ آیت کہہ رہی ہے کہ جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور قیامت کے دن کی کامیابی چاہتا ہے اس کے لئے رسول پاکؐ کی سیرت طیبہ وسنت نمونہ وحجت ہے۔ اور اس کا اپنانا نہایت ضروری ہے، کیونکہ قرآن ہدایت انسانی کے لئے قانون الٰہی کی

کتاب ہے اور رسول کریم قرآن کی عملی تفسیر ہیں۔

منکرین حدیث کا ایک شبہ یہ ہے کہ اگر کتاب اللہ کے ساتھ سنت رسول کو دینی حجت اور سند اور سند ایک جداگانہ ماخذ شریعت مان لیا جائے تو اس سے کتاب اللہ کا قانون نعوذ باللہ نامکمل ٹھہرے گا۔

لیکن یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ قرآن حکیم میں جہاں وحی الٰہی کے اتباع کا حکم دیا گیا ہے، وہیں رسول اللہ کی اطاعت، ان کے فرمودات، اوامر ونواہی کے اتباع کا حکم بھی حکم دیا گیا ہے۔ اگر ''ما انزل'' سے مراد صرف قرآن حکیم کے الفاظ ہی لئے جائیں اور رسول کے احکام یا اقوال سے انحراف برتا جائے تو وہ ماانزل اللہ یعنی قرآن کے حکم ہی سے انحراف شمار ہوگا اور یہ ''ماانزل'' کی پیروی نہ ہوگی، بلکہ ''افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض الکتاب'' پر عمل ہوگا۔

حقیقت امر یہ ہے کہ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ سنت رسولؐ کا اتباع لازمی اور ضروری ہے، کیونکہ بار بار قرآن حکیم ''اطیعوا اللہ کے ساتھ ''اطیعوا الرسول'' کا جملہ لاتا ہے۔ درست ہے کہ قرآن مجید نے کئی بار فرمایا ہے کہ رسول اللہ بشر ہیں، لیکن ایسے بشر جو خیر البشر ہیں اور جن پر وحی کا نزول ہوتا ہے۔ لفظ اور جن پر وحی کا نزول ہوتا ہے۔ لفظ بشر سے ان کو دھوکہ ہو گیا ہے اور یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ عام انسانوں کی طرح رسول پاک بھی ایک عام انسان ہیں، اس لئے کبھی کہتے ہیں کہ نبی پاکؐ نے بشری حیثیت سے اور کبھی کہتے ہیں کہ نبی کی حیثیت سے رسول پاکؐ نے فلاں کام کیا۔ رسول کریم کی زندگی کو مختلف کانوں میں بانٹنا چاہتے ہیں۔ اس طرح تو نبی کی حیثیت نعوذ باللہ مشکوک ہو جائے گی۔ ایک راستہ مل جائے گا۔ بعض لوگوں کا فرار کا۔ جس حکم کو نہ ماننا ہو اس کے بارے میں کہہ دیا کہ یہ بشر کی حیثیت سے فرما رہے ہیں۔ گویا کہ غلطی کا امکان ہے۔ اس طرح تو ایک اور نبی کی ضرورت ہے جو یہ بتاتا رہے کہ اس نبی کا کونسا کام بشر کی حیثیت سے اور کونسا کام نبی کی حیثیت سے ہوا ہے۔ اور یہی سوال اس نبی پر بھی ہوگا کہ اس کی کتنی حیثیتیں ہیں اور پھر یہ سلسلہ رکنے والا نہیں، لہذا نبی کو ایسا ہونا چاہئے کہ اس ہر قول وفعل حجت ہو اور نبی ہر قسم کے شک وشبہ سے بالا ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول وفعل کو اللہ نے اپنا فعل قرار دیا ہے۔ قول رسول کریمؐ کے متعلق سورہ نجم کی آیت ۴-۳ گواہ ہیں: ''ومانیطق عن الھوی ان ھوالا وحی یوحی''۔ میرا رسول تو نطق ہی نہیں کرتا اپنی خواہش سے، بلکہ وہی کہتا ہے جو وحی کہتی ہے۔ اور رسول کریمؐ کے فعل کو اللہ نے اپنا فعل قرار دیا ہے: ''ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ'' (سورہ الفتح آیت ۱۰) جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں، یہ اللہ سے بیعت کر رہے ہیں۔ ایک دوسری آیت میں فرمایا: ''ومارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ''۔ یہ کنکریاں آپ نے نہیں پھینکیں جب آپ نے پھینکیں، بلکہ اللہ نے انہیں پھینکا ہے۔ (سورہ الانفال آیت ۱۷) رسول پاکؐ کے حفظ مراتب کے لئے کتنے تاکیدی احکام نازل ہوئے ہیں۔ سورہ حجرات آیت ۲ میں ارشاد ہوتا ہے: ''یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون''۔ اے ایمان والو! اپنی آواز کو رسول کی آواز سے بلند نہ کرنا اور نہ ایسے کھل کر بولا کرو جیسے ایک دوسرے سے بولتے ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ ایسا کرنے سے تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

رسول پاکؐ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ولایت مطلقہ سے نوازا ہے۔ اس سلسلہ میں سورہ احزاب میں ارشاد ہوتا ہے: ''النبی اولی بالمومنین من انفسھم'' نبی مومنین کی جانوں پر ان سے زیادہ صاحب اختیار ہے۔

رسول کریم کی مخالفت کرنے والے، ذلیل ترین لوگ ہیں

قرآن مجید میں سورہ مجادلہ میں ارشاد ہوتا ہے: ''ان الذین یحادّون اللہ ورسولہ اولئک فی الاذلین''۔ بے شک جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگ ہیں۔

رسول کریم کی دشمنی۔ سبب جہنم

سورہ توبہ کی آیت ۶۳ میں ارشاد ہوا ہے: ''الم یعلموا انہ من یحادد اللہ ورسولہ فان لہ نار جہنم خالدا فیھا ذلک الخزی العظیم''۔ کیا یہ نہیں جانتے کہ جو خدا اور رسول سے مکالفت کرے گا اس کے لئے آتش جہنم ہے اور اس میں ہمیشہ رہنا ہے اور یہ بہت بڑی رسوائی ہے۔

ان تمام آیات سے بالکل واضح ہو گیا کہ رسول اکرمؐ کی سنت کا مقام قرآن کا قرین ہے۔ جس طرح قرآن پر اور اس کی تمام آیتوں پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح رسول کی رسالت پر ایمان لانا اور ان کی تمام باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔

قرآن مجید اور رسول پاکؐ کی سنت قطعیہ اسلام کے دو بنیادی قانون کے ماٴخذ اور منابع ہیں۔ اس کے بعد عقل اور اجماع ہے، البتہ وہ اجماع جو کاشف قول معصوم ہو۔

شیعیان حیدر کرار کے نزدیک جس طرح رسول پاک کی سنت حجت ہے، اسی طرح بارہ ائمہ علیہم السلام کی سنت قطعیہ بھی حجت ہے۔ ہم جب قرآن و سنت کی بات کرتے ہیں تو ہماری مراد چہاردہ معصومینؑ کی سنت ہوتی ہے۔

خداوند عالم ہمیں رحمۃ للعالمین اور آل یاسین کی شفاعت سے بہرہ مند فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

☆☆☆☆☆